بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — خطبہ نمبر ۴۶

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۲۷ نبوت ۱۳۴۲ ہش ۔ ۹ رجب ۱۳۸۳ھ ۔ ۲۷ نومبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص پاک زندگی حاصل کرنے کی فکر نہیں رکھتا اور خدا سے دعا نہیں مانگتا

وہ خطرہ کی حالت میں ہے

دُعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کر دیتی ہے

" دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہیئے۔ سب تعصبوں کو چھوڑ کر دنیا سے الگ ہو جاوے۔ جیسے جہاں طاعون پڑی ہوئی ہو اور کوئی شخص وہاں سے الگ نہیں ہوتا ہے تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور اپنی زمین میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاؤں اور خدا سے دعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دُعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دُعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جو ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے ...... جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دُور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۲۷۴ و ص ۲۷۵)

"وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"

عنوان بالا کے تحت متعدد بار خاکسار کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کی جا چکی ہے کہ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت و محبت کے واقعات تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔ ارادہ ہے کہ ایسے تمام واقعات کتابی صورت میں شائع کر دیئے جاویں تاکہ الہام الٰہی کی واقعاتی شہادات یکجا جمع ہو جاویں۔ بہت سے احباب نے اس طرف توجہ کی ہے اور میں ایسے احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن ابھی اکثر احباب نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ مجھے توقع ہے کہ میری اس درخواست کے پیش نظر جملہ دوست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے احسان اور مروت کے واقعات تحریر کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرما دیں گے۔

مینیجنگ ایڈیٹر۔ ریویو آف ریلیجنز ربوہ ضلع جھنگ

درخواستِ دعا

ربوہ ۲۶ نومبر۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان گزشتہ کئی روز سے بہت بیمار ہیں۔ احباب سے شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حج پر جانے والے احباب متوجہ ہوں

امسال جو احباب حج پر جا رہے ہوں وہ اپنے نام اور پتہ جات سے از راہ کرم دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھی مطلع فرمائیں۔

(معتمد صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جھنگ ڈسٹرکٹ ہائی سکولز ٹورنامنٹ میں

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی شاندار کامیابیاں

کرکٹ میں چیمپئن شپ کا نمایاں اعزاز اور ہاکی میں ضلع بھر میں اوّل پوزیشن

ربوہ ۲۶ نومبر۔ یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ امسال ضلع جھنگ کے ہائی سکولز ٹورنامنٹس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے شاندار کامیابیاں حاصل کر کے کھیلوں کے میدان میں بھی نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ مختلف کھیلوں کے ان ٹورنامنٹس میں ضلع کے ہائی سکولوں کی بیسیوں ٹیمیں شریک تھیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے کرکٹ اور ہاکی کے ٹورنامنٹس میں اپنی ٹیمیں بھیجکر شرکت کی تھی۔ اور ان دونوں میں ہی اسے بفضلہ تعالیٰ نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ کرکٹ میں تو سکول کی ٹیم نے ضلع بھر کی ٹیموں کو شکست دے کر چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا۔ اور ہاکی میں سکول کی ٹیم جو متعدد ٹیموں کو شکست دے کر فائنل میں پہنچی تھی۔ ایم۔ بی ہائی سکول جھنگ صدر کے ساتھ ضلع بھر میں اول قرار پائی۔

کرکٹ میں چیمپئن شپ

کرکٹ کے فائنل میچ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور اصلاح ہائی سکول چنیوٹ کی ٹیمیں ایک دوسرے کے مقابل تھیں۔ پہلی اننگ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ۱۵۲ رنز بنائیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

احمدی نوجوانوں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

روحانیت اور تربیت دونوں کے علیحدہ علیحدہ میدان ہیں

ان دونوں کو بیک وقت ملحوظ رکھنے سے ہی ہماری جماعت کے نوجوانوں کی صحیح تربیت ہو سکتی ہے

اگر روحانیت کے ساتھ ساتھ صحیح تربیت بھی ہو تو یورپ میں اسلام کی کامیابی کچھ بھی مشکل نہیں رہتی

فرمودہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۴ء ——— بمقام قادیان

۱۹۲۴ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سفر یورپ سے واپس تشریف لائے تو احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن نے مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۴ء کو بمقام قادیان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک تہنیت نامہ پیش کیا اس کے جواب میں حضور نے جو بصیرت افروز تقریر فرمائی وہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:-

جو ایڈریس اس وقت کالجیٹ طلباء کی طرف سے پیش کیا گیا ہے میں اس کے متعلق اپنی طرف سے اور ہمراہیان سفر کی طرف سے جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتے ہوئے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے کام اور ان کی زندگی سے اور جس رنگ میں وہ اپنے اخلاق کی اپنے دین کی اور اپنی روحانیت کی تربیت کا موقع رکھتے ہیں اس سے میں ایسی دلچسپی رکھتا ہوں کہ اور کم چیزوں سے مجھے ایسی دلچسپی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے جیسا کہ بارہا میں انہیں بتا بھی چکا ہوں کہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ

روحانیت اور تربیت

دو قطعی علیحدہ علیحدہ میدان ہیں میرے نزدیک دنیا نے اس وقت تک ایک خطرناک غلطی کی ہے۔ اور جب میں دنیا کا ذکر کرتا ہوں تو اس سے میری مراد انبیاء صلحاء اور اولیاء نہیں ہیں بلکہ عوام الناس ہیں۔ انہوں نے اس نقطہ کو نہیں سمجھا کہ اخلاق اور روحانیت علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ اور تربیت علیحدہ۔ اس وجہ سے لوگ تربیت کے نقائص کو روحانیت کی غلطیاں قرار دے لیتے ہیں اور تربیت کی خوبیوں کو روحانیت کا کمال سمجھ لیتے ہیں جس کے دو نقص ہیں، بلکہ تین ہیں جن میں سے دو تو لوگوں کے اپنے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور ایک قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنی ذات سے تعلق رکھنے والے نقص یہ ہیں کہ بہت لوگ جو اعلیٰ تربیت پاکر اعلیٰ اخلاق حاصل کر لیتے ہیں اس سے وہ اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ہمیں اعلیٰ روحانیت بھی حاصل ہو گئی ہے اور اس وجہ سے وہ

روحانیت سے غفلت

کرنے لگ جاتے ہیں جیسا کہ یورپ کے لوگ ہیں ہمارے ملک کے لوگوں کے آگے اخلاق کو دیکھا جائے تو معیار اخلاق کے لحاظ سے ان کے اخلاق اعلیٰ ہیں مگر تربیت کے لحاظ سے یورپین لوگ اعلیٰ ہیں۔ اور وہ اخلاق کا استعمال اس خوبی سے کرتے ہیں کہ دل پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ مثلاً ایک موٹی بات ہے کہ خواہ کتنا ہی ہجوم ہو ایک دوسرے کو دھکا نہیں دے گا اور آپس میں کچھ نہ کچھ فاصلہ رکھے گا ایسی حالت میں بھی اگر کسی کا جسم کسی کے ساتھ چھو جائے تو انہیں ایسی عادت پڑی ہوئی ہے کہ خواہ اسی کو ٹھوکر لگے Beg your pardon کہے گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ ہجوم میں مجھ سے ہی ٹھوکر لگتی جس پر میں تو شرم سے آہستہ Beg your pardon کہتا لیکن جسے ٹھوکر لگتی وہ مجھ سے پہلے ہی کہہ دیتا۔ یہ

تربیت کا نتیجہ

ہے۔ اسی طرح اور کئی باتیں ہیں۔ مثلاً کوئی مسافر جا رہا ہو اور اسے رستہ معلوم نہ ہو تو ہمارے ملک میں غرباء تو اسے رستہ بتا دیں گے۔ اور اگر کوئی امیر آدمی رستہ پوچھنے والا ہو گا تو اسے اپنی عزت افزائی سمجھیں گے۔ لیکن اگر کسی امیر سے کوئی رستہ پوچھے تو وہ ایسی شکل بنائے گا کہ اس کا فوٹو لے کر عجائب خانہ میں بھیجنے کے قابل ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی ہتک سمجھتا ہے مگر وہاں یہ حالت ہے کہ خواہ

کسی سے رستہ پوچھو

فوراً بتا دے گا۔ ہمیں اس بات کا کئی دفعہ تجربہ ہوا ہے اور دو موقعے تو ایسے خاص ہیں کہ جو کبھی نہیں بھول سکتے۔ جب ہم احمدیہ مسجد کو پہلے دن جا رہے تھے تو موٹر چلانے والا اس رستہ سے ناواقف تھا چلتے چلتے اسنے دیکھا کہ ایک شخص موٹر میں بیٹھا ہے اور دوسرا موٹر سائیکل والا اس سے باتیں کر رہا ہے ہمارے موٹر ڈرائیور نے اس سے پوچھا کہ ۶۳ میلروز روڈ کدھر ہے اس نے پتہ بتایا مگر ہمارا موٹر ڈرائیور پھر بھی نہ سمجھا اور کہنے لگا کہ پھر بتاؤ اسنے پھر بتایا لیکن جب اسنے دیکھا اب بھی وہ سمجھا نہیں تو اپنے ساتھی سے کہنے لگا ذرا ٹھہرو میں رستہ بتا آؤں۔ چنانچہ وہ آیا اور رستہ بتا کر واپس گیا۔

ایک دفعہ ہم کتابیں خریدنے کے لئے ایک دکان پر گئے وہ دکان ایک گلی کے اندر تھی۔ پولیس مین سے ہم نے اس کا پتہ پوچھا اور اسنے بتایا مگر ہم سمجھ نہ سکے۔ اتنے میں دیکھا کہ ایک لیڈی اسی دکان کا پتہ ادھر اُدھر سے پوچھتی پھرتی ہے ہم نے سمجھا یہ بھی اسی دکان پر جانے والی ہو گی وہ جب ہمیں اس دکان کے قریب لے آئی۔ تو کہنے لگی اب تو آپ کو رستہ مل جائے گا۔ تب معلوم ہوا کہ وہ ہمارے لئے اس دکان کا پتہ لگا رہی تھی۔ جب ہم آگے گئے تو چونکہ دھوئیں سے اس دکان کا نام مٹا ہوا تھا اسی لئے ہم اسے پہچان نہ سکے۔ یہ دیکھ کر پھر وہ دوڑتی ہوئی آئی اور دکان بتا کر واپس چلی گئی۔

اس قسم کے اخلاق ان لوگوں میں پائے جاتے ہیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ان لوگوں کی روحانیت بھی اعلیٰ درجہ کی ہے بلکہ یہ ہیں کہ ان کی

تربیت اعلیٰ درجہ کی

ہے جس کے روحانیت سے خالی ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ حقیقی نقصان کے وقت جاتی رہتی ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص سے مجھے اخلاق پر گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ کہنے لگا دیکھو ہمارے کیسے اعلیٰ اخلاق ہیں۔ میں نے اسے کہا تم لوگوں میں جو اخلاق پائے جاتے ہیں یہ تربیت کے اخلاق ہیں، مذہب کے اخلاق نہیں ہیں۔ میں نے کہا یہ تمہاری تربیت کا نتیجہ ہے کہ مجمع میں ترتیب کو قائم رکھتے ہو لیکن کیا اگر تھیٹر میں سیٹیں نہ ملتی ہوں تو لوگ ایک دوسرے کو نہیں کچلتے وہاں تربیت کا کوئی خیال نہیں رہتا لیکن ایک ایسا شخص جو مذہب کے لحاظ سے اعلیٰ اخلاق کا پابند ہو گا وہ ہر جگہ صبر اور استقلال سے کام لے گا۔

تو ایمان وہاں بھی کام دیتا ہے جہاں مایوسی ہو مگر خالی تربیت ایسے موقع پر رہ جاتی ہے۔ لیکن اگر

روحانیت کے ساتھ تربیت

بھی ہو اور پھر ہر موقعہ اور ہر مجلس پر اخلاق دکھائے
جا سکتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بہت سے نقائص
تربیت کی کمی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ بعض ایسے اخلاق
جو روحانی ہیں۔ ان میں ہمارے ملک کے لوگ
بڑھے ہوئے ہیں اور جو روحانی نہیں ہیں ان
میں وہ لوگ بڑھے ہوئے ہیں اور اس کی وجہ
ان کی تربیت ہے۔ لنڈن سے ایک اخبار والے
نے میرا انٹرویو لیا۔ اس نے پوچھا۔ کیا آپ یہاں
کے لوگوں سے کچھ سیکھنے کی ضرورت سمجھتے ہیں میں
نے کہا کچھ آپ سے ہمیں سیکھنے کی ضرورت ہے۔
اور کچھ تمہیں ہم سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ روحانیت
کے اصول تمہیں ہم سے سیکھنے چاہئیں۔ اور ہم
نے تربیت کے اصول تم سے سیکھنے ہیں۔ اس نے
یہ گفتگو ایک مشہور اخبار سٹار میں شائع کر دی۔
پس یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ تربیت
سے جو اخلاق تعلق رکھتے ہیں وہ روحانیت
سے تعلق نہیں رکھتے۔ بہت ممکن ہے کہ ایک
شخص بہت مخلص ہو۔ مگر اس اخلاص میں

تربیت کی کمی وجہ سے

طفیلیاں کرے کل ہی ہجوم میں ایک شخص نے
ہجوم کو روکتے ہوئے بوٹ کے ساتھ میرے
پاؤں کی انگلی کچل دی۔ اگر اس کی بجائے ایک
سپاہی ہوتا جسے اس کام کی تربیت حاصل ہوتی
تو اسے معلوم ہوتا کہ مجھ سے کتنے فاصلہ پر
اسے کھڑا ہونا چاہیئے تھا۔ اس میں اخلاص تھا
اور اخلاص ہی کی وجہ سے وہ یہ کوشش کر رہا
تھا کہ ہجوم کے ریلے کو روکے۔ مگر چونکہ
تربیت نہ تھی۔ اس لئے جس تکلیف سے مجھے
بچانا چاہتا تھا اس کا آپ ہی باعث بن گیا۔
اسی طرح کئی لوگ پیچھے سے میرا کپڑا کھینچ
لیتے ہیں۔ یہ انکا اخلاص ہوتا ہے مگر تربیت
نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف پہونچ جاتی ہے
یا

جلسہ کے وقت

جب میں ہجوم میں سے گذر رہا ہوتا ہوں۔ تو
کئی آدمی چلتے چلتے میرے پاؤں دبانے
لگ جاتے ہیں اور اس طرح کئی بار گرنے کا
خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر ان باتوں کو
اخلاص سے الگ کر کے دیکھیں۔ تو یہ بدتمیزی
ہوگی۔ مگر یہ تربیت کی کمی کا نتیجہ ہے۔
بات اصل میں یہ ہے کہ

اخلاق فاضلہ کے دو حصے

ہیں۔ ایک حصہ تربیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے
اور دوسرا روحانیت کے ساتھ۔ اور میرے اس
عقیدہ کے رو سے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا
کہ کوئی قوم ایک ہی نسل میں کامل نہیں ہو سکتی۔
سوائے خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے
انسانوں کے پہلی نسل مخلص ہوگی مگر تربیت یافتہ
نہ ہوگی۔ وجہ یہ کہ وہ ایسے ہی لوگوں سے لئے جائیں گے
جن میں اخلاق مفقود ہو گئے ہوں گے۔ کیونکہ
خدا تعالیٰ ایسے ہی لوگوں میں نبی بھیجتا ہے جو
ہر رنگ میں گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ تا کہ وہ یہ
ثابت کرے کہ اس نے ادنیٰ لوگوں کو اپنے
نبی کے ذریعہ اعلیٰ بنا دیا ہے۔ تو ابتداء میں

جماعت کا ہر فرد کامل نہیں ہو سکتا

کیونکہ پہلے حصہ کے لوگ تربیت میں ناقص ہوتے
ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ کوئی قوم دنیا میں اس
وقت تک دیرپا اثر قائم نہیں کر سکتی۔ جب
تک کہ وہ اپنی آئندہ نسل کی تربیت نہ کرے
مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی مدنظر رہنا چاہیئے
کہ آئندہ نسل میں روحانیت اور اخلاص بھی
قائم رہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ تربیت
پر ہی ساری توجہ لگا دینے سے

اخلاص اور روحانیت

مرجاتی ہے اور انسان محض مشین کے طور پر رہ
جاتا ہے۔ چنانچہ جرمنوں کے متعلق کہتے ہیں کہ
ان پر اتنی پابندیاں عائد کی گئی ہیں کہ ان
کے جذبات و احساسات باطل ہو گئے ہیں۔ تو
تربیت میں یہ مشکل پیش آتی ہے کہ اخلاص اور
روحانیت کا اگر خاص خیال نہ رکھا جائے تو اسے
صدمہ پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے تربیت کے ساتھ ساتھ
اس کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔
پس کسی قوم کی تربیت کے لئے ضروری
ہے کہ نوجوانوں کے اخلاص کو قائم رکھ کر ان کی
تربیت کی جائے۔ یعنی بین بین حالت ہو۔ نہ ایسی
حالت ہو کہ تربیت کے نقص کی وجہ سے وہ
اخلاق دکھا ہی نہ سکیں۔ اور نہ تربیت کی طرف ایسی
پالش ہو کہ آئینہ نما اندرونی مثال صادق آئے
پس چونکہ

آئندہ نسل کی تربیت

نہایت ضروری ہے اور ایسی تربیت جو
اخلاص کے قیام کے ساتھ ساتھ کی جائے۔
اس لئے مجھے طلباء کے معاملہ میں خصوصیت
سے دلچسپی ہے۔ اور اب یورپ جا کر تو اور
بھی توجہ ہو گئی ہے۔ میں نے وہاں افسوس کے
ساتھ دیکھا کہ جو طلباء وہاں جاتے ہیں۔ وہ
اتنے کمزور ثابت ہوتے ہیں کہ وہاں کی رو
کے مقابلہ میں ان کی مثال ایک تنکے کی سی ہوتی ہے
اور جو شخص کسی رو کے ساتھ اس طرح بہہ جاتا
ہے۔ اس نے دنیا میں کیا کام کرنا ہے۔ عام طور
پر وہاں جو طلباء جاتے ہیں۔ ان میں خدا اور رسول
کا ادب نہیں پایا جاتا۔ اس وقت میں احمدی
طلباء کا ذکر نہیں کر رہا۔ بلکہ عام طلباء کا ذکر
کر رہا ہوں۔ گو بعض باتوں میں احمدی طلباء بھی
شامل ہیں۔ وہاں جو مسلمان طلباء جاتے ہیں۔
ان میں اگر کسی وجہ سے دین کا ادب ہے تو
وہ صرف سیاست ہے۔ تا کہ ایک دین کے نام
پر ان کا جتھہ قائم رہے۔ ورنہ جب

مذہبی مسائل پر گفتگو

ہو تو صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا تو خدا پر بھی ایمان
نہیں ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ کوئی بھی
وجہ نہیں کہ یورپ سے اس قدر مرعوب ہوا جائے
یورپ جاتے وقت مجھے ایک یہ بھی خیال تھا
کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں کے لوگوں کو تم قائل
کر لیتے ہو۔ یورپ میں بڑے بڑے تعلیم یافتہ
اور عقلمند لوگ ہیں۔ ان سے بات کرنا کارے
دارد والا معاملہ ہے۔ اس وجہ سے میرا خیال
تھا کہ دیکھوں وہ کیسے لوگ ہیں۔ وہاں جا کر
میں نے ان لوگوں سے ہر قسم کی گفتگو کی سائنس
کے جدید انکشافات کے متعلق ان سے بات چیت
ہوئی جن پر وہ اعتراض کرتے ہیں۔ ان کے
متعلق ان سے مکالمے ہوئے۔ مگر کبھی موقعہ پر
مجھے یاد نہیں کہ کوئی ایسی بات کسی نے پیش
کی ہو جس کے جواب کے لئے مجھے

نئی تحقیقات کی ضرورت

محسوس ہوئی۔ جب بھی انگریزوں سے کسی مسئلہ پر
گفتگو ہوئی۔ وہ خاموش ہو گئے۔ ایک انگریز
ڈاکٹر کو مصباح الدین صاحب لائے تھے جو کہتا
تھا کہ خدا کے ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر
جب میں نے ضرورت بیان کی تو اس نے تسلیم
کیا کہ خدا کو ماننے کی ضرورت ہے۔ وہ انگریز
اس لئے چپ نہ ہو جاتے تھے کہ ان سے چپ
کرانے کے طریق سے گفتگو کی جاتی تھی۔ گفتگو
دونوں طرح کی جاتی ہے۔ کبھی تو اس طرح کہ جب
کوئی شخص بے فائدہ بات کو طول دے رہا ہو
اور اس کی غرض محض باتیں کرنا ہو نہ کہ کوئی
امر دریافت کرنا ہو تو اسے چپ کرانے کے لئے
جواب دیئے جاتے ہیں اور مجھے ہندوستانیوں
سے گفتگو کرتے ہوئے افسوس کے ساتھ معلوم
ہوا کہ وہ گفتگو محض گفتگو کے لئے کرتے تھے۔
کسی مسئلہ کی تحقیقات کے لئے نہیں۔ مگر انگریزوں
میں سے مجھے کوئی ایک نہیں ملا جس سے مجھے
چپ کرانے کے طریق سے گفتگو کرنے کی ضرورت
پیش آئی ہو۔ اور سفر یورپ سے مجھے جو

بہت بڑا تجربہ

ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام کو ہر ملک میں
ہر علم کے لوگوں میں اور ہر طبقہ میں پیش کیا
جا سکتا ہے۔ اور اس کے لئے کسی نئی تحقیقات
کی ضرورت نہیں۔ ایک دفعہ بھی تو میرے سامنے
کوئی ایسا سوال پیش نہیں ہوا جس کے متعلق
مجھے ذرا بھی احساس پیدا ہوا ہو۔ کہ یہ کوئی
نئی بات ہے مگر مشکل یہی ہے کہ وہ لوگ
تربیت اور روحانیت کو جدا نہیں کر سکتے اور
انہوں نے کیا کرنا ہے۔

مسلمان علماء

بھی اسی غلطی میں پڑے ہوئے ہیں۔ مثلاً
مولوی ابوالکلام آزاد نے [illegible] باتوں میں لکھا
مجھے سمجھ نہیں آتا عمل کے سوا روحانیت کیا
ہے تو علماء کو بھی یہی ٹھوکر لگی ہوئی ہے کہ وہ
روحانیت اور تربیت کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔
اور وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ روحانیت
بالکل الگ چیز ہے۔ اور تربیت الگ۔ وہ
کہتے ہیں مذہب اسی لئے ہوتا ہے کہ دیانتداری
سکھلائے۔ حسن سلوک سکھلائے۔ جرائم سے
بچائے اور جن لوگوں میں یہ اخلاق پائے
جائیں وہ روحانیت کے حامل سمجھے جاویں۔ پھر جو
لوگ اس سے بھی آگے بڑھے ہیں وہ مذہب
سے بالکل آزاد ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ہر گناہ
اور بدی کا فلسفہ ایجاد کر لیا ہے۔ اور ان کا
ارتکاب کرنا ان کے نزدیک برا نہیں۔ سب بچوں
کی کھیل ہے۔ اس لئے میں ان باتوں کو بیان
نہیں کرنا چاہتا۔
مجھے آپ کے ایڈریس سے

خصوصیت کے ساتھ خوشی

ہے۔ مگر میں اس کے ساتھ ہی اس طرف بھی

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا
جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ
بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت ابھی سے
عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان
برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جب قوم کی آئندہ ترقی آئندہ نسل پر ہوتی ہے تو تربیت اور روحانیت دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے بعض اخلاق روحانیت نہیں ہوتے یا یوں کہنا چاہئیے کہ بعض اخلاق کی خواہش روحانیت نہیں ہوتی اور جو شخص یہ کوشش جاری رکھتا ہے کہ اعلےٰ اخلاق حاصل کرے اس میں اخلاص اور روحانیت ہوتی ہے مگر وہ ایسا محفوظ نہیں ہوتا کہ اسے کوئی خطرہ نہ ہو وہ خطرہ اور امن کی سرحد پر ہوتا ہے اور قرآن کریم نے رابطوا کہہ کر سرحدوں کی حفاظت کی طرف توجہ دلائی ہے اس لئے ایسا آدمی اگر پروا نہیں کرے گا تو گر جائے گا۔ ایسا آدمی جس کی تربیت مکمل نہ ہو روحانیت حاصل کر سکتا ہے لیکن جب وہ تربیت کی وجہ سے کسی پر غصہ ہوتا ہے یا کسی سے لڑتا ہے تو گو یہ اس کے لئے مضر نہ ہو مگر جس پر اس کی لڑائی اور غصے کا اثر پڑتا ہے اس کے لئے ضرور مضر ہوگا۔ آپ لوگوں کو

اخلاق کی درستی

ابھی سے اپنے رنگ میں کرنی چاہیئے کہ آئندہ نتیجہ بُرا نہ ہو۔ اگر کوشش کی جائے تو پہلی نسل اخلاق میں بہت ترقی کر سکتی ہے اور جب اسکے ساتھ اخلاص بھی مل جاوے تو کامیابیاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ میرے نزدیک اگر تین چار نسلوں کو اعلےٰ اخلاق سکھا دئے جائیں اور ان میں روحانیت کو بھی قائم رکھا جاوے تو اس پیشگوئی کو نہایت آسانی کے ساتھ پورا کیا جا سکتا ہے جو حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں شیطان کے کچلے جانے کے متعلق ہے۔ اس وقت تک جو کمی ہے وہ یہی ہے کہ اخلاق اور روحانیت کو ایک ہی سمجھ لیا گیا ہے حالانکہ اخلاق تربیت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور تربیت سیکھنے سے آتی ہے۔ یہ بات میں نے کئی بار بتائی ہے کہ میرے

لڑکپن کے زمانہ میں

ہمارا مکان بن رہا تھا میں نے ترکھان کو تیشہ سے کام کرتے دیکھ کر اسے ایک معمولی کام سمجھا اور جب وہ ادھر اُدھر ہوا تو میں نے تیشہ اٹھا کر لکڑی پر مارا جو پہلی دفعہ ہی مارنے سے میرے ہاتھ پر جا لگا جس کا اب تک نشان موجود ہے۔ میں نے سمجھا تھا جب لکڑی سامنے ہے تیشہ ہاتھ میں ہے اور آنکھیں کھلی ہیں تو پھر تیشہ کس طرح لگ سکتا ہے مگر تربیت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہاتھ پر لگ گیا۔ تو اکثر اوقات ایک انسان خواہش کرتا ہے کہ میں کوئی کام کروں یا کسی کو آرام پہنچاؤں مگر تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتا اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ایک رعشہ کی بیماری والا ہو۔ کون چاہتا ہے کہ وہ گرے لیکن جسے رعشہ ہو وہ گر پڑتا ہے۔ میں اس ایڈریس کے جواب میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ چونکہ جماعت کی ترقی کا انحصار

نوجوانوں کی تربیت

پر ہے اس لئے آپ لوگ اپنے لئے اور ہمارے لئے اپنی روحانیت کے لئے۔ اور ہماری روحانیت کے لئے اور تمدن کے لئے مدد کریں اور اگر ایسا ہو جائے تو بہت جلدی ترقی ہو سکتی ہے اور کوئی بھی مشکل نہیں ہے۔ جو ہماری ترقی کو روک سکے یا ہمیں حراساں کر سکے جب بھی کبھی کوئی

مشکل وقت

مجھ پر آیا ہے اسی وقت میں نے اپنے اندر بہت زیادہ قوت پائی ہے باوجود اس بیماری کے جو اس سفر میں ہوئی ۔۔۔ چونکہ کام تھا اس لئے میں اس بیماری کی کوئی پروا نہ کی اور برابر کام میں لگا رہا لیکن بیروت اور شام کے درمیان دوران سفر میں ایک دن کام نہ تھا تو ایسی حالت ہوئی کہ میرے

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوگئے

اور غشی تک نوبت پہنچ گئی۔ یہی بات ہمارے ملک میں ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جتنا بھی کام بڑھا ہے اتنی ہی زیادہ خدا تعالےٰ نے طاقت دیدی ہے۔ پس مشکلات کوئی چیز نہیں۔ اگر خدا تعالےٰ پر بھروسہ اور یقین ہو تو مشکلات کمزور نہیں کرتیں بلکہ طاقتور بناتی ہیں۔ میں کبھی مشکلات سے نہیں گھبراتا۔ نہ مجھے یہ خوف ہے کہ آپ لوگوں کو ان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر ڈر ہے تو یہی کہ تربیت اخلاص کو نہ لے جائے۔ اگر تم لوگ تربیت میں مکمل ہو جاؤ تو اخلاص میں کمی نہ آجائے اور جب یہ دونوں باتیں حاصل ہو جائیں گی تو

یورپ کا روحانی لحاظ سے فتح کرنا

کچھ بھی مشکل نہیں ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ یورپ کے ایک عام آدمی کی سمجھ ہمارے ملک کے ایک عام آدمی کی نسبت کم ہے اور یورپ کے ایک لکھے پڑھے آدمی کی سمجھ یہاں کے ایک لکھے پڑھے آدمی سے کم ہے لیکن عام تجربہ اور تربیت کے لحاظ سے وہاں کے لوگ بہت بڑھے ہوئے ہیں۔

یہاں کے لوگوں میں نقص

ہے کہ ایک بات سن کر سمجھ لیتے ہیں۔ اس کا کرنا نہایت آسان ہے۔ ایک ایسا شخص جس نے جنگ کے متعلق کوئی بھی کتاب نہ پڑھی ہو لڑائی کے متعلق گفتگو اس طرح کرے گا کہ گویا دس سال فوج کا کمانڈر انچیف رہا ہے مگر وہ لوگ اس طرح نہیں کرتے وہ ایک بات کو لے کر اس میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کی تہ تک پہنچ جاتے ہیں اور جس طرح یاجوج ماجوج کے متعلق قصہ مشہور ہے کہ وہ دیوار کو اپنی زبان سے چاٹتے رہتے ہیں وہ بات ان پر صادق آتی ہے کہ ایک بات کو لے کر اس کی تحقیقات شروع کر دیتے ہیں اور جس طرح زبان کے ساتھ چاٹنے سے ایک چیز کے نہایت باریک ذرے کم ہوتے ہیں لیکن اگر لگاتار یہ فعل جاری رہے تو ایک دفعہ چاقو مار کر چلا جانے والے سے زیادہ حصہ اترے گا۔ یہی ان لوگوں کی حالت ہے۔ میرے نزدیک وہ لوگ اتنے عقلمند نہیں ہیں جتنے مستقل مزاج اور استقلال سے کام کرنے والے ہیں۔ اس صفت کی وجہ سے وہ جس کام کو شروع کرتے ہیں اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور جوان سے زیادہ ہوشیار اور عقلمند ہیں۔ وہ استقلال نہ ہونے کی وجہ سے ناکام ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگ بھی اگر اسی طرح استقلال سے کام کرتے جائیں تو یورپ کے لوگ بہت خوشی سے زانوئے ادب ان کے آگے نہ کریں۔ کیونکہ ان میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ کوئی نئی بات جہاں سے ملے حاصل کی جائے۔ چونکہ وہ لوگ ایجادوں کی وجہ سے

نئی باتیں سیکھنے کے عادی

ہو چکے ہیں اور علم حاصل کرنے کے شوقین ہیں اس لئے جب وہ کوئی نئی بات سنتے ہیں تو ان کے چہروں سے بشاشت اور آنکھوں سے مسرت ٹپکتی ہے پس ہمارے نوجوان اگر روحانیت کے ساتھ تربیت بھی حاصل کر لیں تو ان کے لئے کامیابی حاصل کرنا نہایت آسان ہے پس یورپ سے آپ لوگوں کے لئے جو کچھ میں نے سیکھا ہے وہ یہ ہے کہ آپ لوگ اپنے نفس کی اور ہماری مدد کریں اور اعلےٰ اخلاق سیکھیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو میں امید کرتا ہوں کہ احسن طریق سے دنیا میں اسلام کو قائم کیا جا سکتا ہے ۔۔۔

آخر میں میں

اپنی جماعت کے بچوں کے لئے دعا

کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ ان کے اخلاص اور روحانیت میں ترقی دے۔ انہیں اپنے ارادوں کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ ان کے لئے سامان پیدا کرے۔ ان پر اپنے برکات نازل کرے۔ اس دنیا میں بھی اور آئندہ بھی۔

درخواستِ دعا

مکرم سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ یادگیر حیدرآباد دکن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۶۳ء سے ایک تحریری مناظرہ شروع ہو چکا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مناظرہ میں ہماری جماعت کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور اسے سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

امراء صاحبان کی خدمت میں ضروری گذارش

ضرورت مند احباب کی طرف سے اپنے بچوں کے رشتوں کے لئے دفتر ہذا میں کثرت سے خطوط آتے رہتے ہیں ان کو مناسب رشتے بتانے کے لئے ضروری ہے کہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اپنی جماعتوں کے قابلِ نکاح ذکور و اناث کی فہرست معہ ضروری کوائف مرکز میں بھجوائیں تا ضرورت مند احباب کو مناسب رشتے بتانے میں سہولت ہو۔ چنانچہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں متعدد بار خطوط لکھے گئے مگر راولپنڈی شہر، جہلم شہر، گجرات شہر، لائل پور شہر اور لاہور شہر کے چند ایک حلقوں کے علاوہ اور کہیں سے بھی مطلوبہ فہرستیں موصول نہیں ہوئیں جس کی وجہ سے ضرورت مند احباب کو مناسب رشتے بتانے میں دقت ہو رہی ہے۔

پس تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گذارش کی جاتی ہے کہ وہ شہری اور مضافات کی جماعتوں سے قابلِ نکاح افراد کی فہرستیں ضروری کوائف کے ساتھ جلد از جلد بھجوائیں۔ نیز اپنی اپنی جماعتوں میں سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر کر کے ماہوار باقاعدہ رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوانے کا انتظام فرما دیں۔

اس سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کے سیکرٹری رشتہ ناطہ مکرم بابو محمد عالم صاحب باقاعدہ اپنے کام کی پندرہ روزہ رپورٹ بھجوا رہے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ باقی جماعتوں کے سیکرٹری رشتہ ناطہ بھی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اپنے کام کی باقاعدہ رپورٹ بھجواتے رہیں گے۔

(ناظر امورِ عامہ)

جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایک خواہش

جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کے لئے منظم جدوجہد کی ضرورت

مکرم شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور

سنہ ۱۹۵۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اطال اللہ شموس طالعہ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اگلے سال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ جائے مگر احباب جماعت نے کما حقہ کوشش نہیں کی۔ اور گذشتہ سالوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد ۸۰ ہزار تک پہنچی ہے۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ایک مامور کے ہاتھوں رکھی گئی۔ اپنی اہمیت تقدیس اور روحانی استفادہ کے اعتبار سے کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ کسی دنیوی اجتماع کو اس مبارک تقریب اور عظیم الشان اجتماع کے ساتھ مماثلت نہیں دی جا سکتی۔ یہ اجتماع [illegible] ہے کہ جو سراسر روحانی بنیادوں پر رضائے الٰہی کے حصول اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ترتیب دیا گیا اور قائم کیا گیا ہے اور ان افراد کا جنہوں نے اپنے آپ کو اس سلسلہ عظیمہ کے ساتھ وابستہ کیا ہے اخلاقی مذہبی اور قومی فرض ہے کہ وہ اس کی اہمیت کو کما حقہ سمجھیں اور روحانی کیفیت قلبی سے اس میں شمولیت اختیار کریں نہ کہ محض میلہ کے طور پر اس میں شامل ہوں۔

احباب جماعت! حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت نے جہاں سنہ ۱۹۶۳ء کو غم و حزن کے لحاظ سے اہم ترین سال بنا دیا ہے۔ وہاں ہماری چشم تصور کے سامنے ہمارے ماضی اور مستقبل کے نقوش کو زیادہ روشن کر کے دکھا دیا ہے اب وقت ہے کہ ہم پوری طرح بیدار ہوں۔ ہم روحانی اور اجتماعی زندگی کا وہ درخشندہ ثبوت عملاً پیش کریں کہ ہر چشم بد اندیش خیرہ ہو کر رہ جائے دنیا کی نظریں اب پہلے سے بہت زیادہ ہم پر جمی ہوئی ہیں۔ منافقین کے وجود اور ان کی مذموم مساعی سے آنکھ بند کر لینا غفلت تدبر یا کم عقلی کا نتیجہ ہو سکتا ہے اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک لاکھ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر ہمیں ثابت کر دینا چاہیئے کہ شمع احمدیت کے پروانے اپنے آقا اور اپنے مرکز کے ساتھ کس قدر دیوانہ وار وابستگی رکھتے ہیں۔

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں چند ایک تجاویز پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں

اوّل:- ہر جماعت اپنی اپنی جگہ فوری طور پر ایک سب کمیٹی بنا کر اس امر کا پورا پورا جائزہ لے کہ کیا ہر فرد جماعت جلسہ پر جانے کی تیاری کر چکا یا کر رہا ہے۔ جو افراد خدانخواستہ جانے کا ارادہ نہیں رکھتے اس کی وجوہات معلوم کریں اور اس کا علاج سوچیں اور ہر قسم کی روک کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

دوم:- ذی استطاعت احباب کی فہرست فوری طور پر تیار کر کے ایک ہنگامی مقامی فنڈ جمع کیا جائے اور اس سے مفلس اور نادار احمدیوں کی امداد کی جائے یا ان کو بطور قرض مناسب رقوم دی جائیں تاکہ وہ جلسہ میں شامل ہو سکیں۔ نیز اس فنڈ میں سے ان غیر از جماعت دوستوں کے کرایہ وغیرہ کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے۔ جو جلسہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں۔

سوم:- ہر بالغ فرد اس امر کی انتہائی اور مؤثر سعی کرے کہ کم از کم ایک غیر از جماعت فرد کو ساتھ لے جائے اور ذاتی طور پر یا مقامی جماعت کے تعاون سے اس مقصد کی تکمیل کرے۔

چہارم:- خدام الاحمدیہ کے ممبران ہر جگہ مقامی جماعت کے ساتھ پوری طرح تعاون کر کے جائزہ لیں کہ کوئی احمدی فرد ایسا نہ ہو جو بلا عذر شرعی جلسہ پر نہ جائے۔ لجنات اماء اللہ بھی اس مقصد کے لئے مؤثر کام کر سکتی ہیں۔

پنجم:- ربوہ کے تمام احمدی اپنے تمام احمدی اور غیر احمدی رشتہ داروں کو خاص طور پر مدعو کریں اور ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے کا ارادہ کر لیں۔

ششم:- مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ کے اجلاسات کے دوران میں ربوہ کے تمام لوگ بھی مہمانوں کی خدمت سے وقت نکال کر اجلاسات میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اپنے ذاتی اور مقامی حالات کو ہر آدمی سمجھ سکتا ہے۔ بہر حال مقصد یہ ہے کہ عزم صمیم ہونا چاہیئے کہ ہمیں ہر قیمت پر جلسہ سالانہ میں حاضرین کی تعداد اس سال ایک لاکھ سے بھی زیادہ کر کے دکھانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم اپنے آپ کو اپنے مقدس آقا اطال اللہ شموس طالعہ کے سچے روحانی فرزند ثابت ہونے کی صلاحیت اور سعادت عطا کرے اور اس سال کا اجتماع ہمارے روحانی عزائم کی عالمگیر کامیابی کا آئینہ دار ہو۔ آمین۔

محترم مرزا حاکم بیگ صاحب موجد تریاق چشم گجرات کی وفات

محترم مرزا حاکم بیگ صاحب موجد تریاق چشم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نوے برس کی عمر میں بمقام چنیوٹ وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے ۱۸۹۸ء میں بیعت کی تھی آپ کا اصل وطن جلال پور جٹاں ضلع گجرات تھا بعد ازاں ۱۹۲۰ء میں گجرات میں ہی مستقل رہائش اختیار کر لی آپ شروع سے ہی باوجود تنہا احمدی ہونے کے بے دھڑک اور جرأت مندانہ طریق پر سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ میں سرشار رہے جلال پور جٹاں میں ایک جماعت کی بنیاد ڈالی اور ان کی تنظیم کی، نماز جمعہ کا انتظام اپنے گھر پر کرایا۔ کتب بینی کا بے حد شوق تھا۔ ابتدائی اخبارات الحکم و بدر قادیان کے خریدار رہے جو نئی کتاب شائع ہوتی فوراً منگوا لیتے ۱۹۱۲ء میں جب خواجہ کمال الدین صاحب نے انگلستان سے رسالہ اسلامک ریویو شائع کیا تو آپ نے -/۷۰ روپے غیر احمدی احباب سے چندہ جمع کر کے ادا کر دیئے۔

بڑے صائب الرائے تھے ہمدردی خلائق ان کا خاص وصف تھا بیماروں کی تیمارداری اور مہمان نوازی کا خیال رکھتے تھے خود اپنی آنکھوں میں ککروں کی مرض میں مبتلا رہے اور تقریباً گیارہ مرتبہ بڑے بڑے ڈاکٹروں اور یورپین سول سرجنوں سے اپریشن بھی کروائے۔ اس دوران میں جملہ مروجہ ادویات یونانی و انگریزی جو ان کو اپنے تجربہ میں مفید ثابت ہوئیں ان کا ایک مرکب سفوف موسومہ بہ "تریاق چشم" ایجاد کیا جو ۱۹۲۰ء سے پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے پبلک میں پیش کیا اخباری اشتہارات بہت کم دیتے اور منافع کا کوئی احساس نہ رکھتے چنانچہ آپ نے تریاق چشم کی قیمت چالیس برس گذرنے کے بعد بھی وہی قائم رکھی۔ آخری عمر میں تین چار سال سے بہت کمزور ہو چکے تھے ایک دفعہ پیڑھی پر سے گرنے کی وجہ سے کولہے پر چوٹ آئی جس کی وجہ سے چلنا پھرنا بند ہو گیا۔ ۶۳/۱۱/۸ کو کرسی پر بیٹھ کر صحن سے سر دھو رہے تھے اور پانی کو باہر کی جانب گرانے کے لئے سر آگے کی جانب جھکایا تو اچانک ڈھلک کر گر گئے کمرہ کی کرسی چار پانچ فٹ اونچی تھی اس کی سیڑھیوں سے سڑک پر جا گرے بیہوش ہو گئے کئی ایک زخم بازو کندھے اور ٹانگ پر آئے بائیں کولہے پر شدید اندرونی چوٹ آئی جس کی وجہ سے نڈھال رہتے تھے آہستہ آہستہ علاج سے طبیعت بحال ہو گئی۔ ۱۱ نومبر کو پیٹ میں کچھ بدہضمی کی شکایت ہو گئی۔ رات قریباً دس بجے وفات پا گئے۔

۱۲ نومبر کی صبح کو نماز جنازہ پڑھی گئی پھر میت کو ٹرک پر ربوہ لائے اور یہاں پہنچ کر دوسری دفعہ نماز جنازہ پڑھی گئی اور قریباً ساڑھے دس بجے مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

غمزدہ مرزا محمد شریف بیگ
سپرنٹنڈنٹ جیل ریٹائرڈ محلہ نعمت چنیوٹ

تبصرہ:-

احمدی جنتری سنہ ۱۹۶۴ء

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ گزشتہ پینتالیس برس سے باقاعدگی اور التزام کے ساتھ احمدی جنتری شائع کر رہے ہیں جو بہت سے مفید تبلیغی اور ذہنی مضامین کا مجموعہ ہوتی ہے حال ہی میں آپ نے ۱۹۶۴ء کی احمدیہ جنتری شائع کی ہے۔ یہ جنتری دیگر مفید دینی معلومات کے علاوہ اہم خصوصیت بھی رکھتی ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی بارہ نہایت ایمان افروز اور ولولہ انگیز نظمیں بھی اس کی زینت ہیں جنہوں نے اس کی افادیت کو بہت بڑھا دیا ہے

احباب کو چاہیئے کہ وہ مندرجہ بالا پتہ سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ جنتری خرید کر اس کی اشاعت میں حصہ لیں قیمت فی کاپی چار آنے یا پچیس نئے پیسے۔

مباحثات نیروبی:- ۱۹۳۵ء میں نیروبی مشرقی افریقہ میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور رئیس لعل حسین صاحب اختر کے مابین اختلافی مسائل پر ایک معرکۃ الآراء تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو نمایاں فتح عطا فرمائی تھی یہ مباحثہ دیر سے نایاب تھا اب میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب نے اسے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔

وفات مسیح، مسئلہ نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہم مسائل پر عبور حاصل کرنے اور مخالفین کے اعتراضات کے شافی جوابات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے اس کا مطالعہ بہت مفید ہے غیر از جماعت احباب کی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے بھی بہت مفید ہے احباب کو کثرت سے خریدنا اور تقسیم کرنا چاہیئے صفحات ۱۸۰ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ مندرجہ بالا پتہ سے منگوایا جا سکتا ہے

چندہ جلسہ سالانہ

ہمارا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے۔ کیونکہ اس جلسہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ پر اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سعید روحوں کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں کیسی بے پناہ کشش ودیعت کر رکھی ہے۔ پھر یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر خاص الخاص رحمت کا نشان ہے۔ کیونکہ اس جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو ایک عجیب روحانی تازگی اور فرحت حاصل ہوتی ہے اور اس کے دل میں نیکی اور پرہیزگاری کی طرف زبردست رغبت پیدا ہوتی ہے۔ پھر یہ جلسہ اسلام کے ہزاروں ہزار جاں نثاروں کے ملاپ کا ذریعہ ہے۔ جہاں ایک دوسرے کے شوق اور ایثار کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ تیزی کے ساتھ قدم بڑھانے کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔

لہذا آسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایسے نیک اور بابرکت اجتماع کے اخراجات میں حصہ لینا کتنے بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ "اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے۔ جس کے آگے کوئی انہونی بات نہیں" (اشتہار ۔ دسمبر ۱۸۹۲ء) پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں۔ مومنوں کا اس کے چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء)

پس تمام احباب اور جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ میں پورا حصہ لے کر اپنے ایمانوں کو تازہ کیجئے۔ اس چندہ کی شرح ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ایک سو بیسواں حصہ ہے۔ یوں بھی یہ لازمی چندہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔

(ناظر بیت المال)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی قاضی دین محمد صاحب ربوہ کا آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ صحت کے لئے دعا فرمائیں
محمد رمضان غلہ منڈی ربوہ

۲۔ میرے والد صاحب لاہور بابو بڑے اچانک فالج سے بیمار ہو گئے ہیں۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے
(تسنیم اختر منگلا کالونی منگلا)

الفضل کی قیمت کے متعلق ضروری اعلان

موجودہ گرانی کے پیش نظر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے الفضل کی قیمت میں بامر مجبوری معمولی سا اضافہ کرنا پڑا ہے۔ لہذا یکم دسمبر ۱۹۶۲ء سے قیمت حسب ذیل شرح کے مطابق وصول کی جائے گی۔

سالانہ قیمت	۲۶/- روپے	خطبہ نمبر سالانہ	۶/- روپے
ششماہی	۱۴/- "	بیرون پاکستان	۳۷/- "
سہ ماہی	۸/- "	اسلامی ممالک	
ایک ماہ	۳/- "		
فی پرچہ	۱۲ پیسے	یورپین ممالک	۴۷/- "

امید ہے خریدار صاحبان اور دیگر احباب اس معمولی اضافہ کو جو بامر مجبوری کیا گیا ہے۔ شرح صدر سے قبول فرما کر پورا پورا تعاون فرمائیں گے اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر اپنے اس قومی آرگن کی ترسیع و اشاعت میں حصہ لیں گے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے ضمن میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں:۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع مختصر تفصیل سٹورہائے و مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت نا قابل واپسی جس میں پیکنگ کا خرچ اور محصول ڈاک کمیشن شامل ہے۔	ڈرائنگ / سپیسیفیکیشن اگر مطلوب ہو تو درخواست کرکے اور مندرجہ ذیل قیمت ادا کرکے دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے لے سکتے ہیں۔	تاریخ فروخت	تاریخ اور وقت وصولی	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	P8/340/D2-63 بولٹ اور نٹ فولادی متفرق سائز ۵۷۷ ہنڈر ڈویٹ تخمیناً	۱۵ روپے	×	۲۶ نومبر ۶۳ء سے ۲۶ دسمبر ۶۳ء	۲۸-۱۲-۶۳ ۸ بجے صبح	۲۸-۱۲-۶۳ ۹ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم جو قابل تبادلہ نہیں بحوالہ بالا قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادا کرکے ہر یوم کار کو ماسوا ہفتہ کے ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز ڈسپلیشن پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے حاصل کر سکتے ہیں مذکورہ بالا ٹنڈر فارم کی قیمت پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ کا رنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسیدیٹ نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ کی صورت میں نہیں کی جائے گی۔ صرف ان ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیشکشیں قابل قبول ہوں گی۔ ٹنڈران ٹنڈر دہندگان کے زیر دیکھیں گے جو موجود ہونا چاہیں گے۔

۳۔ کوئی ٹنڈر یا اس کے ضمن میں استفسار یا ادائیگی دستخط کنندہ ذیل کو اس کے نام پر بھیجیں۔

اے حمید۔ پی آر ایس چیف کنٹرولر آف پرچیز

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۲۶ نومبر۔ قومی اسمبلی کے سرمائی اجلاس کے پہلے روز کل اسمبلی کے سابق سپیکر مولوی تمیزالدین خان مرحوم کو پرجوش خراج عقیدت پیش کیا گیا اکثریتی پارٹی کے لیڈر خان عبدالصبور خان۔ قائد حزب مخالف سردار بہادر خان متعدد وزراء اور ارکان اسمبلی نے ان کی خدمات کو شاندار الفاظ میں سراہا۔ اجلاس میں امریکہ کے صدر آنجہانی جے ایف کینیڈی اور میر غلام علی تالپور کو بھی خراج عقیدت پیش کیا گیا

اسمبلی کا اجلاس آج صبح صوبائی اسمبلی کی عمارت میں ڈپٹی سپیکر مسٹر محمد افضل چیمہ کی صدارت میں منعقد ہوا وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر خورشید احمد نے قرارداد تعزیت پیش کی۔

● ڈلاس ۲۶ نومبر۔ صدر کینیڈی کے قاتل اوس والڈ کو کل اس وقت گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا جب اسے ڈلاس شہر کی جیل سے کاؤنٹی جیل میں منتقل کرنے کے لئے پولیس کی گاڑی میں سوار کیا جا رہا تھا اوس والڈ پر جس شخص نے گولی چلائی وہ ایک ناچ گھر کا مالک جیک روبی ہے،

تفصیلات کے مطابق کل جب صدر کینیڈی کے قاتل لی ہاروے اوس والڈ کو ڈلاس شہر کی جیل سے کاؤنٹی جیل میں منتقل کرنے کے لئے پولیس کی گاڑی میں سوار کرنے کے لئے لایا گیا تو اخباری نمائندوں کے ہجوم میں سے ایک شخص اچانک برآمد ہوا اور اس نے اوس والڈ پر گولی چلا دی جس سے وہ ہلاک ہو گیا جب اوس والڈ گولی کھا کر زمین پر گرا تو جیک روبی نے اس پر کودنے کی کوشش کی۔ لیکن اسے پکڑ لیا گیا۔ اور پولیس نے بمشکل اس سے ریوالور چھینا۔

پولیس نے بتایا ہے کہ جیک روبی کی عمر باون برس ہے جیک روبی نے بتایا کہ وہ صدر کینیڈی کی بیوہ مسز جیکولین کینیڈی کے لئے گہری ہمدردی رکھتا ہے اور اسی جذبہ کے تحت اس نے اوس والڈ کو گولی کا نشانہ بنایا ہے جیک روبی نے پولیس کو مزید بتایا کہ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ مسز کینیڈی کو اپنے شوہر کے قاتل کو سزا دینے کے لئے مقدمہ کے فیصلہ کا انتظار کرنا پڑے

بعد ازاں پولیس نے روبی پر اوس والڈ کے قتل کا الزام عاید کر دیا۔

● روم ۲۶ نومبر اٹلی کی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "لا یونیٹا" نے ایک اداریہ میں کہا ہے کہ صدر کینیڈی کے قاتل اوس والڈ کو گولی مارنے سے عوام کے دلوں میں زبردست شکوک و شبہات پیدا ہو گئے ہیں اور ہر باشعور شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے حقائق سے آگاہ کیا جائے لیکن اصل صورت حال کی تفصیل ڈلاس کے شیرف کی بجائے کسی ذمہ دار شخص کی زبان سے معلوم ہونی چاہیئے۔

اخبار نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ اوس والڈ کی گرفتاری کے فوراً بعد کمیونسٹ پارٹی سے اس کی وابستگی کا اعلان کیا گیا جس کا مطلب یہ تھا کہ اس واقعہ کی ذمہ داری ایک خاص فریق سے منسوب کر دی جائے۔

● واشنگٹن ۲۶ نومبر۔ امریکہ کے سابق صدر کینیڈی کی میت کل آرلنگٹن کے قومی قبرستان میں سپرد خاک کر دی گئی اس سے پہلے ان کی میت سرکاری اعزاز کے ساتھ سینٹ میتھیو کے رومن کیتھولک چرچ میں لائی گئی جہاں ان کے لئے آخری دعا کی گئی۔

کل جب ان کی میت وائٹ ہاؤس سے سینٹ میتھیو کے کلیسا پہنچائی گئی تو مسز کینیڈی اور نئے صدر جانسن کے ساتھ غیر ممالک کے سربراہ وزرائے اعظم اور دوسرے اعلیٰ سرکاری نمائندے اس جلوس میں شامل ہو گئے، غیر ملکی زعماء اپنی اپنی حکومتوں کی طرف سے امریکہ کے ۳۵ ویں صدر کی تدفین کی رسوم میں شرکت کرنے آئے تھے امریکی اور غیر ملکی زعماء کا جلوس پیدل سینٹ میتھیو کے کلیسا تک پہنچا مسٹر کینیڈی کی میت چھ گھوڑوں کی گاڑی پر رکھی تھی میت کے پیچھے مسز کینیڈی ان کے بھائی اٹارنی جنرل رابرٹ کینیڈی اور دوسرے بھائی صدر جانسن ان کے پیچھے اور ان کے بعد غیر ملکی عمائدین تھے جن میں پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو برطانیہ کی ملکہ کے نمائندہ ڈیوک آف ایڈنبرا برطانوی وزیراعظم مسٹر ہیوم۔ فرانس کے صدر ڈیگال مغربی جرمنی کے چانسلر پروفیسر ایرہارڈ جاپان کے وزیراعظم ہایاتو اکیدا بلجیم کے شاہ بودوئن۔ یونان کی ملکہ فریڈریکا شامل تھے۔ ان کے پیچھے امریکہ کے چیف جسٹس ایرل وارن سابق صدر ہیری ٹرومین جنرل آئزن ہاور امریکی کابینہ کے وزیر۔ وہائٹ ہاؤس کے کارکن چیف سابق صدر کے گیارہ پرسنل اسسٹنٹ اور ان کے قریبی دوست شامل تھے۔

● واشنگٹن ۲۶ نومبر امریکی سینیٹ کی تعلقات خارجہ کی کمیٹی کے سربراہ سینیٹر ولیم فل برائٹ نے کہا ہے کہ صدر لنڈن جانسن کو جلد از جلد روسی وزیراعظم سے ملنا چاہیئے تاکہ دونوں ایک دوسرے کو ذاتی طور پر جان سکیں ویسے بھی دونوں باہمی ملاقات کے خواہش مند ہوں گے سینیٹر فل برائٹ نے یہ بات ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہی۔

● واشنگٹن ۲۶ نومبر۔ امریکہ کے نئے صدر لنڈن جانسن نے حکم دیا ہے کہ صدر کینیڈی کے قاتل ہاروے اوس والڈ کے قتل کی پوری طرح چھان بین کی جائے اوس والڈ کو کل ایک ناچ گھروں کے مالک جیک روبی نے ڈلاس کے پولیس ہیڈ کوارٹرز میں گولی مار کر قتل کر دیا تھا۔ جیک روبی پندرہ برس قبل شکاگو سے آ کر ڈلاس میں آباد ہوا تھا وہ اب دو ناچ گھروں کا مالک ہے جیک روبی کے دوستوں نے بتایا ہے کہ وہ جذباتی ہے اور بہت جلد مشتعل ہو جاتا ہے۔

● کوئٹہ ۲۵ نومبر۔ صدر ایوب کوئٹہ ڈویژن کی جانب سے صوبائی کنونشن لیگ کونسل کے رکن منتخب ہو گئے ہیں اس ڈویژن سے کل چودہ ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

جھنگ ڈسٹرکٹ ہائی سکولز ٹورنامنٹ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی نمایاں کامیابی

(بقیہ صفحہ اول)

جبکہ اصلاح ہائی سکول کی ٹیم صرف ۷۵ رنز بنا سکی۔ اس اننگ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم کے کیپٹن عبید اللہ نے ۴۰ اور جاوید حفیظ چیمہ نے ۲۷ رنز سکور کئیں۔ دوسری اننگ میں ابھی تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ۴ ۳۱ رنز ہی سکور کی تھیں اور اس کے ابھی تین کھلاڑی ہی آؤٹ ہوئے تھے کہ اصلاح ہائی سکول کی ٹیم نے بہت تیزی سے بڑھتے ہوئے سکور کے پیش نظر اپنی ہار تسلیم کر کے مقابلہ ترک کر دیا اس طرح تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم بہت نمایاں امتیاز کے ساتھ چیمپئن قرار پائی۔

دوسری اننگ میں جو دھوری ختم کرنا پڑی سب سے زیادہ سکور منورالدین کا رہا اور رنز بنانے کے لحاظ سے دوسری پوزیشن عتیق الرحمن نے حاصل کی ان دونوں نے علی الترتیب ۷۸ اور ۲۷ رنز بنائیں۔ سعید (ناٹ آؤٹ) نے ۲۰ رنز سکور کئیں۔ وہ ابھی کھیل ہی رہے تھے کہ مدمقابل کے ہار تسلیم کر لینے کے باعث میچ ختم ہو گیا۔

ہاکی میں اول پوزیشن

ہاکی کے فائنل میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور ایم۔ بی۔ ہائی سکول جھنگ صدر کی ٹیمیں ایک دوسرے کے بالمقابل تھیں۔ موخر الذکر ٹیم مسلسل دو سال سے ونر چلی آ رہی تھی لیکن ٹی آئی ہائی سکول کی ٹیم نے اس قدر ڈٹ کر مقابلہ کیا کہ دو سال کی ونر ٹیم کو بازی نہ لے جانے دی نہ صرف مقررہ وقت کے اختتام تک دونوں ٹیمیں ایک دوسرے کے خلاف کوئی گول نہ کر سکیں بلکہ اس زائد عرصہ میں بھی جب کہ مزید ۵ منٹ تک کھیل جاری رہا کوئی گول نہ ہونے کے باعث ہار جیت کا فیصلہ نہ ہو سکا جس کے نتیجہ میں دونوں ٹیمیں ہی اول قرار پائیں اس طرح ضلع بھر میں ایم۔ بی۔ ہائی سکول کے ساتھ اولیت کا امتیاز تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بھی حصہ میں آیا۔

استقبالیہ تقریب

جھنگ کے ضلعی ٹورنامنٹس سے جو جھنگ میں کھیلے گئے تھے ہر دو ٹیموں کی کامیاب مراجعت پر کل شام تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد عمل میں آیا جس میں ہر دو ٹیموں کے کھلاڑیوں اور سکول کے ممبران سٹاف کے علاوہ بعض دیگر احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ اس تقریب میں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول نے ٹورنامنٹ میں سکول کی ٹیموں کے کارہائے نمایاں کی بعض دلچسپ اور ایمان افروز تفصیلات بیان کیں۔ اور ان کامیابیوں پر جو خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے نتیجہ میں حاصل ہوئیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا آپ کے بعد اس تقریب کے صدر مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی ریٹائرڈ سیکنڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول قادیان نے عمل تمثیل اتکم کھیلوں کے انچارج رہ چکے ہیں نے کھیل کے میدان میں سکول کی نمایاں کامیابیوں پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب ممبران سٹاف اور کھلاڑیوں کو مبارکباد دی۔ نیز آپ نے کھلاڑیوں میں وہ نقد انعامات بھی تقسیم فرمائے جو سکول کی طرف سے حوصلہ افزائی کے رنگ میں انہیں دئے گئے تھے آخر میں آپ نے دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوئی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سکول کو یہ نمایاں کامیابی مبارک کرے اور آئندہ تعلیم اور کھیل ہر دو میدانوں میں اس سے بھی زیادہ شاندار اور نمایاں کامیابیوں اور ترقیوں سے نوازے

آمین اللھم آمین

ہنر سیکھنے کا نادر موقع

"شعبہ صنعت و حرفت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نئے سال کے پروگرام میں خدام کو مختلف ہنر سکھانے کے لئے مختصر عرصہ کی تربیتی کلاسوں کا اجراء بھی شامل ہے اس سلسلہ میں پہلی کلاس ان شاء اللہ تعالیٰ ۲۹ نومبر بروز جمعہ بعد نماز عصر شروع ہو گی۔ جس میں فرنیچر کو پالش کرنا سکھلایا جائے گا۔ اور ایک ہفتہ میں مکمل کام سکھلا دیا جائے گا۔ خواہش مند خدام ۲۸ نومبر سے پہلے پہلے اپنی درخواستیں دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ درخواست دہندگان کو وعدہ کرنا ہوگا کہ وہ روزانہ عصر کے بعد دو گھنٹے کے لئے بغیر ناغہ کے اس میں شامل ہوں گے"

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)